چچا کے بیٹے سے محبت کرتی ہے اور والد اس سے شادی کرنے سے اس لیے انکار کرتا ہے کہ وہ شادی شدہ ہے

تحب ابن عمها وأبوها يرفض تزويجها له لأنه متزوج

[أردو - اردو - urdu]

شيخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434
IslamHouse.com

چچا كے بیٹے سے محبت كرتی ہے اور والد اس سے شادی كرنے سے اس لیے انكار كرتا ہے كہ وہ شادی شدہ ہے

میری عمر سولہ برس ہے میں نے اپنی تعلیم ختم كر كے اپنی والدہ سے گھریلو كام كاج اور خاوند كے متعلقہ امور سیكھنا شروع كر دیے ہیں، یہ میرے ارادہ سے ہی ہوا كسی نے مجھ پر جبر نہیں كیا.
میرا ایك چچازاد ہے جس كی عمر بتیس برس ہے اور وہ شادی شدہ بھی ہے، اس كا اخلاق بھی اچھا ہے اور دیندار بھی ہے اور مالی حالت بھی اچھی ہے، میں اس سے جنون كی حد تك محبت كرتی ہوں، اور كسی دوسری كے لیے اس سے محبت كرنے كو مباح نہیں كرتی.
میرے چچا كے بیٹے نے دوسری شادی كرنا چاہی اور میرا نصیب كہ اس نے سب لڑكیوں میں مجھے ہی اختیار كیا، اور اس وقت میری محبت كے بارہ میں جانا میں نے سب كو كہہ دیا كہ میں اس سے محبت كرتی ہوں اور اس كی دوسری بیوی بننے پر موافق ہوں.
اور حقیقتا اس نے آ كر میرے والد سے میرا رشتہ طلب كیا لیكن میرے والد نے انكار كر دیا، اور مجھے كہنےلگے: میں آپ كی شادی كسی شادی شدہ مرد سے نہیں كرونگا، تم ابھی چھوٹی عمر كی ہو اور اپنی مصلحت كو نہیں پہچانتی، میرے چچا كے بیٹے نے ابھی اس كو تسلیم نہیں كیا اور ابھی تك وہ میرے ساتھ شادی كرنے پر اصرار كر رہا ہے، لیكن پہلے كی طرح وہ ہمارے گھر نہیں آتا، تا كہ كوئی فضول بات نہ ہو اور مجھے اور باقی سب كو تنگی كا سامنا نہ كرنا پڑے، لیكن وہ عادت كے مطابق گھر میں آتا اور ڈرائنگ روم میں میرے دادا اور چچاؤں كے ساتھ بیٹھتا ہے.
یہاں یہ بات قابل ذكر ہے كہ میں اسے روزانہ دیكھتی ہوں لیكن وہ مجھ سے بات نہیں كرتا، میں دین پر عمل كرنے والی ہوں اور جانتی ہوں كہ ایك بالغ شخص اللہ كے سامنے اپنے اعمال كا جواب دینے والا ہے اور ہر چیز كا محاسبہ ہونا ہے، اور میرے والد كو یہ حق نہیں كہ وہ اس چیز كو حرام كرے جسے اللہ نے حلال كیا ہے.
حدیث میں ہے: " جب تمہارے پاس ایسا شخص آئے جس كے دین اور اخلاق كو تم پسند كرتے ہو تو تم اس كے ساتھ (اپنی لڑكی كا) نكاح كر دو، اگر ایسا نہیں كرو گے تو زمین میں بہت زیادہ فتنہ و فساد بپا ہو گا "

برائے مہربانی آپ اس کا جواب دیں اور کوئی نصیحت کریں کہ میں اپنےوالد کی نافرمانی کیسے بغیر کیا کروں، اور میرا چچا زاد بیٹا کیا کرے ؟

الحمد للہ

اول:
اللہ سبحانہ و تعالی نے جو احکام مشروع کیے ہیں ان میں بہت حکمت پائی جاتی ہے، اور ان احکام میں یہ بھی شامل ہے کہ شادی میں ولی کی موافقت اور رضامندی نکاح صحیح ہونے کی شرط ہے، اور اس معاملہ کو اللہ نے عورت کے سپرد نہیں چھوڑا کہ ولی کے بغیر وہ خود ہی اپنا نکاح کر لے.

آپ دیکھیں کے بعد عورتیں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتی خاص کر جب وہ چھوٹی عمر کی ہوں، یا پھر احکام اور شریعت مطہرہ کی حکمتوں سے جاہل ہوں، لیکن بہت جلد سب کے سامنے واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے جو مشروع کیا ہے اس میں انتہائی حکمت سے پر ہے.

مثلا: جب یہ عورت بڑی ہو جاتی اور شادی کر لیتی ہے اور اس کی بیٹیوں میں سے کوئی بیٹی شادی کی عمر کو پہنچ جائے تو کیا یہ راضی ہوتی ہے کہ اس کی بیٹی جسے چاہے والدین کی رضامندی کے بغیر شادی کے لیے اختیار کر لے ؟

یقینا مومن اور عقلمند عورتیں یہ جانتی ہیں کہ اگر ایسی کام ہوتا تو اس کے باعث معاشرے میں بہت زیادہ خرابیاں پیدا ہو جاتیں، اور اللہ محفوظ رکھے کہ یہ چیز اللہ کی شرع میں ہو.

اور جو کوئی بھی اپنے خیالات سے سوچتا ہے تو اس کی یہ سوچ ناقص عقل کے ساتھ ہے، اسی لیے ولی کی موافقت کو واجب اور ضروری قرار دیا گیا ہے؛ کیونکہ وہ عورت سے زیادہ صحیح اور اچھا و بہتر تلاش کرنے کی صلاحیت و استطاعت رکھتا ہے.

کتنی ہی عورتیں ہیں جنہوں نے اپنے گھر والوں کی موافقت کے بغیر شادی کی تو وہ اس پر نادم ہوئیں، اور کتنے ہی ایسے گھر تباہ ہوئے جو اس سلسلہ میں اللہ کے حکم کو پامال کر کے بسائے گئے.

اور اس وقت شریعت اولیاء کو یہ بھی اجازت نہیں دیتی کہ وہ اپنی بیٹیوں پر اپنا حکم زبردستی ٹھونسیں، اور اللہ سبحانہ و تعالی نے اولیاء پر اپنی بیٹیوں کو شادی سے روکنا حرام کیا ہے لیکن یہ تحریم اس حال میں ہے جب مناسب اور کفؤ اور دین اور اخلاق سے بھرپور پختہ رشتہ آئے اور لڑکی اس رشتہ پر راضی ہو تو اس سے شادی کرنے سے روکا جائے.

لیکن اگر ایسا رشتہ نہ آئے جو کفؤ اور مناسب ہو تو باپ کو اس رشتہ سے انکار کرنے کا حق حاصل ہے، اور وہ اس انکار پر اجروثواب کا حقدار ہوگا، چاہے عورت ساری زندگی ہی بغیر شادی کے رہے.

اور والد کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ وہ اپنی بیٹی ایسے شخص سے شادی پر مجبور کرے جس سے وہ نکاح کرنا پسند نہیں کرتی اور اس میں رغبت نہیں رکھتی، اور اگر باپ ایسا کرتا ہے تو وہ گنہگار ٹھرےگا، اور اگر جبر ثابت ہو جائے تو عورت کو نکاح فسخ کرنے کا مطالبہ کرنے کا حق ہے.

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا:
اللہ آپ کی حفاظت فرمائے، آپ کو علم ہے کہ عورتیں دین اور عقل میں ناقص ہیں، یہاں ایك مسئلہ پیش کیا جاتا ہے کہ جب عورت کسی غیر صالح شخص کو اختیار کر لے اور اس کے والد نے جس شخص کو اختیار کیا ہو وہ نیك و صالح ہو تو کیا لڑکی کی رائے پر عمل کیا جائیگا یا کہ اسے اس شخص سے شادی کرنے پر مجبور کیا جائیگا جسے والد نے اختیار کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:
" جس شخص سے والد اس کی شادی کرنا چاہتا ہے اس سے لڑکی کو شادی کرنے پر مجبور کرنا جائز نہیں اگرچہ وہ شخص نیك و صالح ہی کیوں نہ ہو؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" كنوارى لڑكى كا نكاح اس كى اجازت كے بغير نہيں كيا جائيگا، اور نہ ہى شادى شدہ عورت كا نكاح اس كے مشورہ كے بغير كيا جائيگا "

اور مسلم شريف كے الفاظ ہيں:

" كنوارى لڑكى سے اس كا باپ اس كے متعلق اجازت لے گا"

رہا مسئلہ اس كى شادى ايسے شخص سے كرنى جس كا دين اور اخلاق پسند نہيں تو يہ بھى جائز نہيں، اس كے ولى كو چاہيے كہ وہ اس سے شادى نہ كرے اور اسے كہے كہ ميں اس شخص سے شادى نہيں كرونگا جس سے تم شادى كرنا چاہتى ہو اگر وہ نيك و صالح نہيں ہے.

اور اگر قائل يہ كہے كہ:
" اگر عورت اس شخص سے ہى شادى كرنے پر اصرار كرے تو ؟

اس كا جواب يہ ہے كہ: ہم اس شخص سے اس كى شادى نہيں كرينگے، اور اس كا ہم پر كوئى گناہ نہيں ہوگا.

جى ہاں اگر انسان كو خرابى كا خدشہ ہو وہ يہ كہ اس عورت اور اس شخص جس كا رشتہ آيا ہے كے درميان ايسا فتنہ اور خرابى ہو جائے جو عفت و عصمت كے منافى ہو.

اور يہاں اس شخص سے اس كى شادى كرنے ميں كوئى مانع نہيں، يہاں ہم اس كى شادى اس ليے كر رہے ہيں كہ فساد اور خرابى سے دور رہا جائے.

ديكھيں: مجموعۃ اسئلۃ تہم الاسرۃ المسلمۃ (٤٢).

دوم:
والد كے ليے واجب اور ضرورى ہے كہ وہ اپنى بيٹى كے ليے اچھا اور صالح قسم كا خاوند اختيار كرے، اور اس كے ليے جائز ہے كہ شادى شدہ

ہونے کی بنا پر اس رشتہ سے انکار کر دے، اگرچہ وہ شخص عدل و انصاف کرنے پر بھی قادر ہو؛ اس معاملہ میں ایسی کوئی چیز نہیں جو ولی پر گناہ واجب کرتی ہو؛ کیونکہ ولی کے جائز ہے کہ وہ اپنی بیٹی کے نکاح میں خاوند پر شرط رکھ سکتا ہے کہ وہ دوسری شادی نہیں کریگا.

صحیح قول کے مطابق یہ شرط مباح ہے، اور خاص کر ایك سے زائد بیویوں والے بہت ہی ایسے ہیں جو عدل و انصاف اور محبت کرتے ہوں اور اولاد کی اچھی تربیت کریں.

سنن نسائی میں ہے کہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کا رشتہ مانگا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" وہ چھوٹی ہے "

چنانچہ جب علی رضی اللہ تعالی عنہ نے رشتہ طلب کیا تو آپ نے ان سے شادی کر دی "

سنن نسائی حدیث نمبر (٣٢٢١).

اس سے یہ معلوم ہوا کہ اگر ولی دیکھے کہ رشتہ اس کی بیٹی کے مناسب نہیں اور وہ دین اور اخلاق والا بھی ہو، یا پھر وہ اس کی بیٹی اور اپنی بیویوں کے مابین عدل نہ کر سکتا ہو، ممنوع یہ ہے کہ اخلاق اور دین والے کو رد کر کے فاسق و فاجر کو قبول کیا جائے.

اور آپ کو حق نہیں کہ آپ اللہ کی شریعت کی مخالفت کرتی پھریں اور ولی کے بغیر شادی کر لیں، اگر ایسا نکاح ہو جائے تو یہ نکاح باطل ہوگا، اور اسی طرح آپ کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ آپ اپنے چچا کے بیٹے سے بات چیت کریں اور اس سے خط و کتاب کرتی پھریں، یا کسی دوسرے اجنبی مردوں سے اور نہ ہی آپ کے لیے اسے دیکھنا جائز ہے؛ کیونکہ وہ

آپ کے لیے اجنبی اور غیر محرم ہے، اور یہ بھی جائز نہیں کہ آپ لوگوں کو بتائیں کہ اس یا کسی اور شخص سے محبت کرتی ہیں.

یہ چیز عورت کو عیب دار بناتی ہے، اور اس کے لیے ایسا کرنا حرام ہے، اس لیے آپ اسے چھپا کر رکھیں حتی کہ اللہ تعالی آپ کی اپنے چچا کے بیٹے سے شادی میں آسانی پیدا کرے، یا پھر آپ کو اس کا نعم البدل عطا فرمائے.

ہمیں بہت تعجب ہوا کہ آپ نے اپنے سوال کے آخر میں بتایا ہے کہ آپ " دین کا التزام کرتی ہیں" اور آپ نے سوال کی ابتدا میں کہا ہے کہ اس شخص سے آپ جنون کی حد تك محبت کرتی ہیں!

دین کا التزام کرنے والی عورت اور دین پر چلنے والے مرد کا یہ حال نہیں ہوتا، ہو سکتا ہے کوئی مرد کسی عورت یا کوئی عورت کسی مرد سے محبت کرے، لیکن یہ محبت اس درجہ تك اس میں ہی پائی جاتی ہے جس کا ایمان ناقص ہو، اور وہ عقلی طور پر بےوقوف ہو؛ اور اسے اس درجہ تك نہیں جانا چاہیے کہ وہ اس کو پسند کرنے لگے اور اس سے نکاح کی رغبت رکھے.

اگر تو حاصل ہو تو بہتر، وگرنہ دونوں کے لیے ہی جائز نہیں کہ وہ اس معاملہ مشغول ہو جائیں حتی کہ ان کی عقل پر ہی پردہ پڑ جائے، اور ان کی صحیح سوچ ختم ہو کر رہ جائے، جنونی محبت کے قصے بہت ہی المناك ہیں جو ایسا کرنے والے کو پاگل کر دیتے ہیں، یا پھر فحاشی میں ڈال دیتے ہیں، یا معشوق کے دین میں داخل ہونے کے لیے اپنا دین تك چھوڑ دیتے ہیں، اور ہم آپ کو اس سب سے دور کرتے ہیں.

اس لیے آپ صبر کریں حتی کہ اللہ سبحانہ و تعالی آسانی پیدا فرمائے، اور آپ اپنے گھر والوں کی بات کو سنیں اور اس پر عمل کریں، اور ان کی مخالفت مت کریں، اور آپ کو کثرت سے ایسے اعمال کرنا چاہیں جن سےایمان قوی اور زیادہ ہوتا ہے اور تقو حاصل ہو.

اور اپنے دل کو اللہ اور اس کے دین اور اطاعت و فرمانبرداری کی محبت سے معمور کریں، اور اللہ تعالی سے اپنے لیے نیك و صالح خاوند کاسوال کریں، اور یہ یاد رکھیں ۔ ان شاء اللہ ۔ کہ آپ کی بھی بیٹیاں ہونگی لہذا اپنے لیے اس پر راضی مت ہوں جو آپ اپنی بیٹیوں کے لیے پسند نہ کرتی ہوں.

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب